بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



بہارِ باغِ رضواں

مجموعۂ نعت ومنقبت

کلام

مولانا محمد مصلح الدّین گوہرؔ

ترتیب: محمد علی رضا مصباحی، کولکاتا

ناشر: مدرسہ قادریہ مدینۃ العلوم، محمد پور رضا نگر، سیتامڑھی (بہار)

نام کتاب: بہارِ باغِ رضواں

کلام: شاعرِ اسلام مولانا مصلح الدین نوریؔ نان پوری

ترتیب: محمد علی رضا مصباحی

تصحیح: شاعرِ اسلام مولانا شوکت علی رونق القادری

سن اشاعت: ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۸ء

کمپوزنگ: پیامی کمپیوٹر گرافکس، مبارکپور، اعظم گڑھ

باہتمام: محمد اعجاز احمد، محمد پور، رضانگر

ناشر: مدرسہ قادریہ مدینۃ العلوم، محمد پور، رضانگر، سیتامڑھی (بہار)

ملنے کے پتے

(۱)-زم زم اکیڈمی، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

(۲)-مدرسہ قادریہ مدینۃ العلوم، رضانگر، محمد پور، سیتامڑھی (بہار)

(۳)-فیضی کتاب گھر، میسول چوک، ڈمرا روڈ، سیتامڑھی (بہار)

(۴)-جامعہ مصطفویہ رضویہ، گوہر دھن پور، سیتامڑھی (بہار)

(۵)-دینی کتاب گھر، راجوپٹی، سیتامڑھی (بہار)

(۶)-حسینی کتاب گھر، پوپری، جنک پور روڈ، سیتامڑھی (بہار)

فہرست

شرفِ انتساب

میں اپنی اس کاوش کو
اپنے مرشد گرامی
حضور تاج الشریعہ
علامہ اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ
اور
والدین کی جانب منسوب کرتا ہوں
جن کے نگاہِ کرم و شفقت
نے اس قابل بنایا۔

طالب نگاہِ کرم:
محمد علی رضا

تہدیہ

برائے ایصالِ ثواب
والدۂ مرحومہ کوثری خاتون صاحبہ
و جملہ اہلِ خاندان
اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی
مغفرت فرمائے اور
عذابِ قبر و حشر سے
محفوظ فرما کر جنت میں
اعلیٰ مقام عطا فرمائے
آمین

شاعر ایک نظر میں

نام شاعر:	شاعرِ اہلِ سنت حضرت مولانا مصلح الدین نوری
تخلص:	گوہر
کنیت:	ابو سائقہ
تاریخ پیدائش:	یکم جنوری ۱۹۶۱ء بروز پیر
جائے پیدائش:	نان پور شریف
سکونت:	نان پور شریف ضلع سیتامڑھی، بہار پوسٹ نان پور شریف
ابتدائی تعلیم:	جامعہ رضویہ مصطفویہ گوہر دھن پور
فراغت:	جامعہ نوریہ، بریلی شریف ۱۹۸۳ء
صدر مدرس:	مدرسہ قادریہ مدینۃ العلوم محمد پور، رضا نگر، سیتامڑھی (بہار)
سن زیارت حج:	مورخہ ۲۰/ ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ/ ۲۰/ نومبر ۲۰۰۸ء

تقریظ

مخدوم الاصفیاء شیخ النحو، استاذ العلماء پیر طریقت، حضرت مولانا صوفی عبدالجبار رضوی مصباحی منظری بانی جامعہ مصطفویہ، گوبرھن پور، خانقاہ وادریہ برکاتیہ رضویہ حامدیہ امجدیہ احسائیہ چشتیہ نقشبندیہ مجددیہ سہروردیہ اشرفیہ جباریہ سراجیہ مدینۃ العلماء باڑا، بہوریا، سیتامڑھی، بہار

الحمد لولیه والصلوٰة والسلام علی نبیه وعلیٰ آله واصحابه لمتأدین بآدابه اجمعین.

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ نعت گوئی دربار رسول ﷺ سے قبولیت کی سند یافتہ فن ہے جو یقیناً بہت مشکل فن ہے۔ افراط و تفریط دونوں اس فن میں ملعون شی ہے۔ چنانچہ قرآن و حدیث کی پاسداری اور شریعت اسلامیہ کے دائرے میں رہ کر نعت گوئی کرنا ہی

اصل نعت گوئی ہے۔

زیر کتاب "بہار باغ رضواں" عزیزم مولانا الحاج محمد مصلح الدین سلمہ مالک یوم الدین کی لکھی عشق رسول اور حب نبی ﷺ میں ڈوبی نعتوں کا حسین دلکش مجموعہ ہے۔

مولیٰ تعالیٰ اس مجموعہ کو مقبول عام وخاص اور مغفرت کا سامان بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ.

دعاگو:

عبدالجبار رضوی

باڑا، پوسٹ بہوریا وایا پر بہار، ضلع سیتامڑھی (بہار)

تاریخ: ۱۱؍ ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا الحاج الشاہ ابوالحسنات نوری مدظلہ العالی
سرپرست مدرسہ قادریہ مدینۃ العلوم، محمد پور

الٰہی! ساری خوبیاں اور بڑائیاں تیری ذات منزہ عن العیوب کی لیے ہیں۔ تو ہی اپنے بندے کو زبان دانی و شعور و آگہی کی دولت لازوالی سے سرفراز و سربلند فرماتا ہے اور حسن تکلم و گویائی کے گوہر آبدار کی نعمتوں سے ممتاز و مہمیز فرماتا ہے اور حلاوت قلبی اور عشق رسالت پناہی کی چاشنی سے فکرواذہان میں بالیدگی پیدا فرماتا ہے۔

میرے مالک و مولیٰ! تیری قدرت کاملہ کے قربان۔ تو نے سبب این وآن، محسن دوجہاں، سرکار کائنات، فخر موجودات، سیار افلاک، مدنی تاجدار حضور پُرنور، شافع یوم النشور، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کو اپنے بندۂ گم کردہ راہ کی رشد و ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا اور اس پر

تسلسل کے ساتھ رحمت و نور، درود و سلام کی بارش فرماتا رہا ہے جس سے پوری کائنات سیراب و مستفیض ہو رہی ہے۔

ذوق سلیم کے داتا: شاعر اسلام، نعت خوان خیر الانام عزیز القدر حضرت مولانا محمد مصلح الدین صاحب گوہرؔ ناپنوری زید مجدہ صدر مدرس قادریہ مدینۃ العلوم بہارِ باغ رضواں کے طور پر گلدستہ نعت کا ہدیہ بارگاہ خیر الانام میں پیش کرنے کی جرأت و ہمت کی ہے جو لائق تحسین عشق رسول ﷺ کی وجدانی کیفیت کی منہ بولتی تصویر ہے۔

اس گلدستہ عشق کو اپنی بارگاہ صمدیت میں شرف قبولیت کا درجہ عطا فرما کر مقبول خاص وعام اور مولانا موصوف کے لیے ذریعۂ نجات بنا دے۔ مزید خدمات دینیہ کا حوصلہ بلند خصوصاً مدرسہ قادریہ مدینۃ العلوم محمد پور کی خدمات مالائقہ کے لیے جذبۂ دروں میں قوت و توانائی بخش دے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ.

دعاگو:

ابوالحسنات نوری، ٹھکاوی حال مقیم سعودیہ عربیہ

سرپرست اعلیٰ مدرسہ قادریہ مدینۃ العلوم محمد پور، ناپنور، سیتامڑھی

۲۲؍ مارچ ۲۰۱۷ء

نعت شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پہن کے پھر وہی نوری قبا مدینے سے
نوید حاضری لے آ صبا مدینے سے
بوقتِ حاضری دل کی نہ کیفیت پوچھو
چلا نہ مجھ سے گیا جب چلا مدینے سے
نثار ہونے کو آئی بہار جنت سے
جو اُٹھا جھوم کے ابرِ سخا مدینے سے
جھلستی ریت کو اک پل میں کر دیا سیراب
کچھ ایسا علم کا دریا بہا مدینے سے
نبیِ پاک کی عظمت کے منکرو سن لو!
زیادہ دور نہیں کربلا مدینے سے
خدا نے جس کو سراجِ منیر فرمایا
اُن ہی کی چار سو پھیلی ضیا مدینے سے

تمھارا ظرفِ تمنا ہی تنگ ہے ورنہ
بغیر مانگے ہی سب کو ملا مدینے سے
اُوڑھا کے پیار سے عاشق کو چادرِ ہستی
مچلتی شان سے نکلی قضا مدینے سے
لحد میں شاہ وزارت کو اور صابر کو
جھلانے آئی ہے جھولا ہوا مدینے سے
ہمیشہ تربتِ شیرِ بہار پر برسے
جو اُٹھے رحمتِ حق کی گھٹا مدینے سے
بنا کے ریت پہ جنت بکھیر دیتے ہیں
ملا ہے ایسا انھیں کیمیا مدینے سے
نبی کے عشق کی خیرات مل گئی گوہؔر
طفیلِ سیدی احمد رضا مدینے سے

نعت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عشق سرکار میں جو فنا ہوگئے
رازدارِ فنا و بقا ہوگئے
وہ جو مداح خیر الوریٰ ہوگئے
متقی ہوگئے پارسا ہوگئے
باغِ جنت کی اُس کو ضمانت ملی
جس سے راضی حبیب خدا ہوگئے
مر کے وہ پاگئے دائمی زندگی
دینِ اسلام پر جو فدا ہوگئے
دیکھیے عظمتِ موئے شاہِ اُمم
تھے جو خالد وہ سیفِ خدا ہوگئے
ہم کو گوہؔر زمانے میں عزت ملی
جب سے ہم بلبلِ خوشنوا ہوگئے

نعت پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سمجھ پائے کوئی کیا مرتبہ شاہِ ہدا کا ہے
زمیں سے لامکاں تک تذکرہ خیر الوریٰ کا ہے

مقدر اوج پر واللہ حلیمہ سعدیہ کا ہے
سراپا گھر میں اُن کے آج محبوبِ خدا کا ہے

مثیل مصطفیٰ رہنے دو اُن کا ثانی لے آؤ
قدم کاندھے پہ جن کے آج محبوب خدا کا ہے

وہ جن کو مصطفیٰ نے علم کا دروازہ فرمایا
تعالی اللہ کیا رتبہ علیِ مرتضیٰ کا ہے

نبی کے عشق میں گردن کٹانا جانتے ہیں ہم
ہمارے ساتھ سجدہ آخری کرب و بلا کا ہے

سنو درسِ شہِ اجمیر اب بھی یاد ہے مجھ کو
سنبھل جاؤ سنو! بھارت مرے خواجہ پیا کا ہے

دیا ہاتھوں میں میرے دامنِ عشقِ شہِ بطحا
کرم بے انتہا مجھ پر مرے خواجہ پیا کا ہے

سراقہ، عکرمہ ہو یا ابوسفیان ہو گوہرؔ
کرم کس پر نہیں آخر حبیبِ کبریا کا ہے

مدینے والے کا

واصف ہے رحمٰن مدینے والے کا
شاہد ہے قرآن مدینے والے کا

ہر لمحہ انوار کی بارش ہوتی ہے
قدسی ہے دربان مدینے والے کا

رزق ہماری قسمت کا ہم کھاتے ہیں
لیکن دستر خوان مدینے والے کا

کاتب قسمت لکھ دے میری قسمت میں
میں بھی بنوں مہمان مدینے والے کا

ساری نعمت اُن کا ہی تو صدقہ ہے
شعبان و رمضان مدینے والے کا

آغوشِ حیدر میں سرِ اطہر جیسے
رحل پہ ہو قرآن مدینے والے کا

ہر مومن زائر کی شفاعت واجب ہے
یہ بھی ہے فرمان مدینے والے کا

ایک بھی ایسا دکھلاؤ کُل خلقت میں
جس پہ نہیں احسان مدینے والے کا

نارِ جہنم کا ڈر کیوں ہو گوہرؔ کو
جنت اور رضوان مدینے والے کا

نعت مصطفیٰ ﷺ

سارے جہاں میں سب سے اونچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
دینِ حق اسلام کا جھنڈا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

چودھویں کا چاند بھی جس کے سامنے پھیکا پھیکا ہے
ہاں وہ نبی کا گنبدِ خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

شاہ مدینہ کوئی نہیں ہے آپ کے جیسا عالم میں
بلبلِ سدرہ کا یہ نعرہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

جس کے مقدس جسم کا عالم میں کوئی سایہ ہی نہیں
سب کے سروں پہ اُن کا سایہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

جس کی ضیا کی بھیک ستارے روز اُتر کر لیتے ہیں
پتھر پہ وہ نقشِ کفِ پا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

گستاخِ سرکار کی یارو اک واضح پہچان ہے یہ
پیشانی پہ کالا دھبا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

مسلکِ اعلیٰ حضرت ہی نے سارے جہاں کو جنت کا
دکھلایا ہے سیدھا رستہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

غوث و رضا کے سچے نائب فخرِ ازہر زندہ باد
جاری جن کے فیض کا دریا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

کام تجھے ہاں انشاء اللہ گوہرؔ دے گا محشر میں
لب پہ جو یہ نعت کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

قصیدۂ معراجیہ

کس قدر مبارک ہے مرحبا شبِ معراج
نور کا ہے ہر جانب سلسلہ شبِ معراج
جبرئیل سدرہ پر جا کے رک گئے لیکن
عرش پر گئے تنہا مصطفیٰ شبِ معراج
میرے آقا دولھا ہیں انبیا براتی ہیں
ساتھ ہے فرشتوں کا قافلہ شبِ معراج
عرش پہ خدا نے جب مصطفیٰ کو بلوایا
تھا زباں پہ اُمت کا تذکرہ شبِ معراج
کر گناہوں سے توبہ پڑھ نماز رکھ روزہ
بخش دے گا رب تیری ہر خطا شبِ معراج
کیجیے دعا اچھی رب سے گوہرِ نوری
دیکھ در اِجابت کا ہے کھلا شبِ معراج

یادِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یادِ رسول دل سے مٹایا نہ کیجیے
ہرگز چراغِ عشق بجھایا نہ کیجیے

آنکھوں میں بس گئی ہے بہارِ درِ رسول
جنت کا ذکر ہم کو سنایا نہ کیجیے

یہ درس اہلِ حق کو دیا ہے حسین نے
باطل کے آگے سر کو جھکایا نہ کیجیے

اپنے عقیدے کا ہے تحفظ اگر عزیز
احمد رضا کو دل سے بھلایا نہ کیجیے

خلقِ خدا پہ کچھ تو ترس کھائیے جناب
نا حق کبھی کسی کو ستایا نہ کیجیے

مر کے ہی مجھ کو ہوگی زیارت رسول کی
میت پہ میری آنسو بہایا نہ کیجیے

دامن حیا کا ہاتھ سے جانے نہ دیجیے
بے پردہ عورتوں کو گھمایا نہ کیجیے

گوہرؔ یہ زندگی جو امانت خدا کی ہے
لہو و لعب میں اُس کو گنوایا نہ کیجیے

نعت شریف ﷺ

کرم کچھ ایسا اے پروردگار ہوجائے
سدا نگاہ میں تصویرِ یار ہوجائے
وہ مسکرا دیں تو پتھر پہ پھول کھل جائے
جو روٹھ جائیں اِرم شعلہ بار ہوجائے
رضا کے شیر کی للکار سنتے ہی رن سے
عدوّئے سیّد بطحا فرار ہوجائے
اڑا دے پاؤں کی ٹھوکر سے سطوتِ شاہی
نبی کے عشق کا جس پر خُمار ہوجائے
غمِ رسول ہو محفوظ جس کے سینے میں
نصیب والوں میں اُن کا شمار ہوجائے
وہ جگمگائے گا بن کر زمانے میں گوہرؔ
گدا جو آپ کا شیرِ بہار ہوجائے

وفادارِ مصطفیٰ ﷺ

ڈھونڈھیں گے روزِ حشر بھی مے خوارِ مصطفیٰ
جنت میں سبز گنبد و مینارِ مصطفیٰ

پہنچا ہے جب بھی رن میں وفادارِ مصطفیٰ
تھرا گیا ہے دیکھ کر غدّارِ مصطفیٰ

سینچا ہے اپنے خون سے زہرا کے لال نے
مرجھا نہ پائے گا کبھی گلزارِ مصطفیٰ

پھر ہو رہی ہے دین پر یلغار دم بہ دم
آجاؤ پھر سے حیدرِ کرّارِ مصطفیٰ

روندا ہے تونے سطوتِ شاہی کو پاؤں سے
صد مرحبا اے شانِ فداکارِ مصطفیٰ

ہونے لگی ہے بارشِ انوارِ مصطفیٰ
لہرائے جب بھی گیسوئے خمدارِ مصطفیٰ

اعلان کر رہی ہے یہ خوشبو حدیث کی
ہر جز و کل ہے مظہرِ انوارِ مصطفیٰ

گوہرؔ بفیضِ نعتِ نبی سرخرو رہے
پروردگار! سیدِ ابرارِ مصطفیٰ

نعت شریف ﷺ

رہیے نبی کے عشق میں سرشار دیر تک
ہوجائیے بہشت کے حق دار دیر تک
کرتے رہو درود کی تکرار دیر تک
تقدیر ہوتی جائے گی بیدار دیر تک
جانے گا کون رب کے سوا ان کی رفعتیں
ٹھہرے رہے جو عرش کے اُس پار دیر تک
عظمت قدم کو چومے گی ہاں دیکھتے رہو
بس آئینۂ اسوۂ سرکار دیر تک
آئے تری نگاہ میں بس منظرِ بہشت
دیکھے گا جب تو گنبد و مینار دیر تک
عقبیٰ کی سوچ مسلک احمد رضا پہ چل
ورنہ جلے گا حشر میں غدار دیر تک

لے کر رضا کا خنجر خوں خوار برق بار
دکھلا دو شانِ حیدرِ کرار دیر تک
کر ذکرِ پاک گیسوئے واللیل جھوم کر
ہوتی رہے گی بارش انوار دیر تک
گوہؔر درِ رسول پہ اک بار جا کے پھر
پڑھتا رہے یہ نعت کے اشعار دیر تک

نعت رسولِ اکرم ﷺ

بفضل رب مری قسمت نے بھی وہ دن دِکھایا ہے
نظر کے سامنے طیبہ کا منظر مسکرایا ہے

خدائے لم یزل نے جن کو بے سایہ بنایا ہے
خدا شاہد اُسی بے سایہ کا ہر شئے پہ سایہ ہے

ہر ایک عالم کا چپہ چھان کر روح الامیں بولے
میرے آقا کوئی بھی تیرا ہم پایہ نہ پایا ہے

ملائک دیکھتے ہیں سوئے روضہ رشک سے دیکھو
فضا میں ہر طرف جو بادل انوار چھایا ہے

کبھی خوشبو عقیدت کی نہیں معدوم ہوسکتی
مجیٰ اور ولی نے جو مقدس گل کھلایا ہے

محبانِ مجیٰ حشر میں دھومیں مچائیں گے
جنھیں ساقی نے جامِ عشق بھر بھر کر پلایا ہے

نبی کا عشق بے شک گوہر نایاب ہے گوہؔر
طفیل مفتی اعظم یہ گوہؔر ہم نے پایا ہے

نعت اقدس ﷺ

دل ہے ہجر مصطفیٰ میں بے قرار لے چلو
مجھ کو مصطفیٰ کے دربار لے چلو

گنبد خضری کس سے بیاں ہو تیری شان و شوکت
تجھ میں مکیں صدیق و عمر ہیں تجھ میں ماہ نبوت
جگمگ جگمگ جس سے ہے سارا سنسار لے چلو
مجھ کو مصطفیٰ کے دربار لے چلو

مسجد نبوی کی وہ زمیں ہے کتنی پیاری پیاری
جس کو مرے سرکار نے فرمایا ہے خلد کی کیاری
جس پہ قرباں باغ جنت کی بہار لے چلو
مجھ کو مصطفیٰ کے دربار لے چلو

چشم کرم فرمائیں اگر مجھ پر سرکار مدینہ
انشاء اللہ ہم بھی دیکھیں گے دربار مدینہ
ہوگا مجھ کو بھی مدینے کا دیدار لے چلو
مجھ کو مصطفیٰ کے دربار لے چلو

مفتی اعظم کا سایہ ہے سر پہ ہمارے گوہرؔ
جن کے در پہ ہاتھ پسارے سارا زمانہ گوہرؔ
وہ ہیں نائب حبیب کردگار لے چلو
مجھ کو مصطفیٰ کے دربار لے چلو

گلزارِ طیبہ

شاہِ بطحا کا جو تابعدار ہے
باغِ جنت کا وہی حق دار ہے

میرا آقا نبیوں کا سردار ہے
دوجہاں کا مالک و مختار ہے

رشکِ فردوسِ بریں اے دوستو!
مصطفیٰ کا جنتی دربار ہے

دوجہاں میں ہم کو اے پیارے نبی
آپ کی چشم کرم درکار ہے

جو ہے منکر عظمتِ سرکار کا
لاکھ وہ سجدہ کرے بے کار ہے

مرحبا شہرِ رسول پاک کا
ذرہ ذرہ مطلعِ انوار ہے

جو ہے گستاخِ امام احمد رضا
مذہب و ملت کا وہ غدار ہے

ہیں جہاں کے خار پھولوں سے حسیں
دوستو طیبہ کا وہ گلزار ہے

در پہ گوہرؔ کو بلا لیجیے حضور
ہند میں جینا بہت دشوار ہے

جاگیرِ جنت ہے

خدا کا ہے کرم شاہ مدینہ کی عنایت ہے
گدائے مصطفیٰ ہوں میں مِری جاگیر جنت ہے

غلامانِ شہِ دیں پر خدا کی خاص رحمت ہے
وہی مومن ہے جس کو شاہِ طیبہ سے محبت ہے

کرو ذکر خدا کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ہر دم
نبی کا ذکر ہی تو اصل میں روحِ عبادت ہے

خدا خالق ہے سب کا میرے آقا سب کے مالک ہیں
خدا کی کُل خدائی میں شہ دیں کی حکومت ہے

ازل سے ہو رہا ہے آج تک اور حشر تک ہوگا
نبی کے ذکر کو بخشی خدا نے ایسی رفعت ہے

بہتّر دوزخی ہوں گے فقط اک جنتی ہوگا
جو فرقہ جنتی ہے ہاں وہی تو اہلِ سنت ہے

جہاں جبریل بھی ہوتے ہیں حاضر با ادب ہو کر
گدائی اس درِ والا کی رشکِ بادشاہت ہے

مرے معبود پھر گوہرؔ کو پہنچا دے اسی در پر
جہاں پر جھومتا آٹھوں پہر بارانِ رحمت ہے

درودو سلام آپ پر

اللہ اللہ یہ شانِ پیغمبری جب ہوئی میرے آقا کی جلوہ گری
کہہ رہے ہیں ملک حور و غلماں سبھی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

چھان کر چپۂ آسمان وزمیں عرض کرنے لگے جبرئیلِ امین
آپ جیسا کوئی ہے نہ ہوگا کبھی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

ہوگئی ہے نبوت تمام آپ پر کیوں نہ بھیجیں درودو سلام آپ پر
خالقِ کُل جہاں اور فرشتے سبھی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

یہ زمیں آپ کی آسماں آپ کا فضل رب سے ہے سارا جہاں آپ کا
آپ کے نور سے بزم عالم سجی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

ہوا اشارہ تو لوٹ آئیں شمس وقمر آئے سورج بھی ڈوبا ہوا لوٹ کر
اور مٹھی میں کلمہ پڑھے کنکری یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

آپ چاہیں تو قطرہ سمندر بنے ذرۂ خاک بھی لعل وگوہر بنے
رب کی مرضی وہی جو رضا آپ کی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

کیوں نہ تقدیر پر ناز گوہرؔ کرے غوث اعظم کا سایہ ہے سر پہ مرے
اعلیٰ حضرت کے صدقے یہ عزت ملی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

سرکار آگئے

گھیرے میں خود ہی فکر کے انبار آگئے
جب لب پہ نامِ احمدِ مختار آگئے
چھائی گھٹا کرم کی نگاہوں کے سامنے
جب یاد ان کے گیسوئے خمدار آگئے
ایوانِ شاہی اس کی نظر میں ہے بے وقار
جس کی نظر میں طیبہ کے کہسار آگئے
نغمات گونجتے ہیں درود و سلام کے
لگتا ہے جیسے سامنے سرکار آگئے
تم کو اسی دیار میں مر جانا چاہئے
طیبہ سے تم اے حاجیوں بے کار آگئے
سن کر سوالِ نصرتِ دیں سب فدا کیا
بوبکر لے کے سارا ہی گھر بار آگئے

حکمِ نبی نہ مانا یہ سنتے ہیں جوش میں
فاروق لے کے ہاتھ میں تلوار آگئے
عثمان تیری شان پہ قربان میری جاں
دینِ نبی کے کام جو ایثار آگئے
افلاک پر بھی گونجی صدا آفریں کی
جس وقت رن میں حیدر کرار آگئے
پیالے میں ساگر آگیا خواجہ کے حکم سے
اور غش میں سارے لشکر جرار آگئے
بالے فرشتے قبر میں گوہر کو دیکھ کر
لو شاہِ دوجہاں کے وفادار آگئے

کہسارِ مدینہ

فضلِ مولیٰ کے طلب گار مدینے چلیئے
دیکھنے مطلعِ انوار مدینے چلیئے
وہ غریبوں کے ہیں غم خوار مدینے چلیئے
مانگنے جو بھی ہے درکار مدینے چلیئے
باغِ فردوس بریں کا ہے منور زینہ
کوچۂ سید ابرار مدینے چلیئے
اک نہ اک روز امیدوں کا سویرا ہوگا
بخت ہو جائے گا بے دار مدینے چلیئے
نغمۂ صل علیٰ گونجے فضا میں ہر دم
جھوم اٹھے وادئ کہسار مدینے چلیئے
وہ چمن جس پہ تصدق ہے بہار جنت
چلیئے دیکھیں وہی گلزار مدینے چلیئے

وہ درِ پاک جہاں ہوتے ہیں سدرہ والے
با ادب حاضر دربار مدینے چلیئے
راہ میں اس کی کبھی موت نہ حائل ہوگی
زندگی پائے گا بیمار مدینے چلیئے
یاد سرکار مدینہ میں بلک کر دیکھو
آہی جائے گا انہیں پیار مدینے چلیئے
صدقۂ نور لیے جاتا ہے وہ اک منگتا
ہیں پڑے ہند میں بے کار مدینے چلیئے
صدقۂ حضرت حسان ملا ہے گوہر
گنگناتے ہوئے اشعار مدینے چلیئے

شہرِ پر انوار

ہو کرم کی ایک نظر یا رحمۃ اللعالمین
لیجئے میری خبر یا رحمۃ اللعالمین
دیجئے مجھ کو سہارا آپ ہی کا ہوں حضور
لوٹ نہ لیں اہل شر یا رحمۃ اللعالمین
کاش ہوتا اپنا بھی اس شہر پر انوار میں
ایک چھوٹا ہی سا گھر یا رحمۃ اللعالمین
دین وایماں کے لٹیرے رہنما کے شکل میں
پھر رہے ہیں در بدر یا رحمۃ اللعالمین
آپ کے پیاروں نے بخشی زندگی اسلام کو
رکھ کے تلواروں پہ سر یا رحمۃ اللعالمین
مدح خوانی کا شرف گوہر کو حاصل ہو حضور
روضۂ پر نور پر یا رحمۃ اللعالمین

عشقِ نبی ﷺ

تیری الفت میں سرشار نبی تیرا دیوانہ ہے
کرتا ہے تجھی سے پیار نبی تیرا دیوانہ ہے
انگلی کا اشارہ ہو جائے رحمت کے بادل چھائے
ہو چاند فلک پر دو ٹکڑے اور ٹوٹ کے سورج آجائے
ہے حکم کا تابعدار نبی تیرا دیوانہ ہے
ہونٹوں پہ تمھارا نغمہ ہے اور دل میں تمھارا جلوہ ہے
ہر آن تیرے شیدائی کی آنکھوں میں تمھارا جلوہ ہے
پھر کیوں ہو ذلیل و خوار نبی تیرا دیوانہ ہے
تیرا جو ترانہ گائے گا انعام خدا سے پائے گا
ہر سال جو تیری آمد پر خوشبو کا علم لہرائے گا
وہی خلد کا ہے حق دار نبی تیرا دیوانہ ہے

صدیق و عمر عثماں حیدر سب چرخ ولایت کے اختر
سینچا ہے نواسوں نے تیرے اسلام کو خون دل دے کر
سب دیں کے پہرے دار نبی تیرا دیوانہ ہے
مستی میں وہ پہلے جھوم لیا ردوس بریں میں گھوم لیا
ملتے ہی اشارہ فوراً ہی وہ مہر نبوت چوم لیا
بے شک ہے بہت ہوشیار نبی تیرا دیوانہ ہے
غوث وخواجہ اعلیٰ حضرت سرکار مجاہد ملت
اعدائے محمد کانپ اٹھے آتے ہی نظران کی صورت
ہے حق کا علم بردار نبی تیرا دیوانہ ہے
جسے عرش کا زینہ کہتے ہیں پر نور نگینہ کہتے ہیں
گوہر کو بھی دیکھلا دو آقا جسے لوگ مدینہ کہتے ہیں
تڑپے گا یہ کتنی بار نبی تیرا دیوانہ ہے

شہرِ طیبہ

جس پر سید کونین کا انعام ہو گیا
شہر طیبہ جانے کا کل انتظام ہو گیا
عشق سید عالم میں جو گمنام ہو گیا
رب کعبہ کی قسم اسی کا نام ہو گیا

حور وملائک جن کے در پہ بھیجیں روز سلامی
بن کر آئے بلبل جن کے در کے پیامی
قلب مضطر کو اس چوکھٹ پہ آرام ہو گیا
شہر طیبہ جانے کا کل انتظام ہو گیا

غوث و قطب ابدال قلندر کا پاکیزہ رستہ
صدیق و فاروق عمر عثمان علی کا صدقہ
جس نے پایا اس کا جنت میں مقام ہو گیا
شہر طیبہ جانے کا کل انتظام ہو گیا

روضہ اور منبر کی بیچوں بیچ آرام ارم کی کیاری
دیکھ لیا جس نے جا کر وہ جنت کی پھلواری
اہل حق کے دل میں اس کا احترام ہو گیا
شہر طیبہ جانے کا کل انتظام ہو گیا

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

گیا لے کر جو دل میں داغ عشق مصطفیٰ ہو گا
اجالا ہوگا اس کی قبر میں وہ جھومتا ہوگا
فرشتے جب کہے ہوں گے غلام قادری آیا
بحکم کبریا دروازۂ جنت کھلا ہوگا
بہاریں خلد کی لوٹیں گے ہم احمد رضا والے
نبی کے دشمنوں کی قبر میں محشر بپا ہوگا
نکیرو پوچھتے کیا ہو غلام مصطفیٰ ہوں میں
کفن پہ دیکھو لکھا نام محبوب خدا ہوگا
ملائک آتے ہوں گے صف بصف دیدار کرنے کو
جو ان کے نام تحفہ کلمۂ طیب گیا ہوگا
نبی کی نعت گوہر پڑھ رہا ہے آج دنیا میں
بفیضِ غوث و خواجہ حشر میں بھی پڑھ رہا ہوگا

بہار کی خوشبو

موسم خوشگوار کی خوشبو
جان لطف بہار کی خوشبو
سونگھتے ہیں جسے فرشتے وہ
ہے نبی کے مزار کی خوشبو
گل بھی ہوتے جس سے شرمندہ
وہ ہے طیبہ کے خار کی خوشبو
ہے معطر دماغ عرش عُلیٰ
سونگھ کر پائے یار کی خوشبو
خلد کے ہر شجر کے ہر گل میں
مصطفیٰ کے مزار کی خوشبو
وہ سراجا منیر ہیں یہ ہے
حکم پروردگار کی خوشبو

مشک و عنبر کو مات کرتی ہے
ان کے در کے غبار کی خوشبو
بخش دیتی ہے دین کی دولت
شاہ طیبہ کے پیار کی خوشبو
ملتے ہی روح آ گئی واپس
گیسوئے مشک بار کی خوشبو
میرے آقا ادھر سے گذرے ہیں
کہتی ہے رہ گذار کی خوشبو
چار سو پھیلے یا خدا یوں ہی
گوہر آبدار کی خوشبو

گوہر لٹا رہے ہیں

ہیں وجد میں آج حور و غلماں خوشی کے گوہر لٹا رہے ہیں
ترانے صلو علی النبی کے ملائکہ گنگنا رہے ہیں

ہیں کتنے کم بخت وہ بشر جو نبی کی عظمت گھٹا رہے ہیں
بڑے ہی خوش بخت ہیں وہ انساں جو بزم سرور سجا رہے ہیں

جو عشق شاہ امم میں اپنی متاع ہستی لٹا رہے ہیں
بہشت کی پر بہار وادی میں گھر وہ اپنا بنا رہے ہیں

نہ اشک ہوتا نہ آہ ہوتی خوشی کے مسدود راہ ہوتی
ہے نقش نعل نبی کا صدقہ ستارے جو مسکرا رہے ہیں

قسم خدا کی یہ فیض ہے آمنہ کے دُرِّ یتیم ہی کا
جو لب پہ کلیوں کے نغمگی ہے شگوفے جو مسکرا رہے ہیں

جلا کے سینے میں شمع الفت دکھا کے سینے کے داغِ فرقت
جھکا کے سر ہم بھی سوئے کعبہ نصیب اپنا جگا رہے ہیں

نہیں ہے کوئی رسول ایسا دینے کے تاجدار جیسا
جو بہرِ امت اندھیری راتوں میں اٹھ کے آنسو بہا رہے ہیں

نہ دولے دنیوی کی خواہش نہ تخت و تاجِ سکندری کا
مدینے بلوا لو پیارے آقا جدائی کے غم ستا رہے ہیں

میں جب ہوں گوہرؔ بتاؤ میرے لحد میں کیوں تیرگی رہے گی
شراغِ عشقِ محمدی اپنے دل میں ہم بھی جلا رہے ہیں

منقبت درِ شان غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے قرارِ بے قراراں غوثِ اعظم دستگیر
تاجدارِ تاجداراں غوثِ اعظم دستگیر
موج زن ہے بحرِ عصیاں غوثِ اعظم دستگیر
رقص میں ہے سو شیطاں غوثِ اعظم دستگیر
آہ یہ شانِ غریباں غوثِ اعظم دستگیر
ہے ہجومِ غم کا طوفاں غوثِ اعظم دستگیر
آپ کے ہوتے ہوئے بھی حکمرانی ظلم کی
مضمحل ہیں کل مسلماں غوثِ اعظم دستگیر
ماں کے پاکیزہ شکم میں اے محی الدین حق
کرنے والے حفظ قرآں غوثِ اعظم دستگیر
آپ سے پوشیدہ کیسے ہو مغیباتِ جہاں
آپ ہیں محبوبِ یزداں غوثِ اعظم دستگیر

آپ کی ہر ہر ادا ہے مصطفیٰ کا معجزہ
بالیقیں اے شاہِ خوباں غوثِ اعظم دستگیر
کاش مل جائے غبارِ پاکِ قدمِ ناز کے
بھیک دو لعلِ بدخشاں غوثِ اعظم دستگیر
حشر کے دن بھی لگائیں گے یہ نعرہ اہلِ حق
پیر پیراں میر میراں غوثِ اعظم دستگیر
دستگیری کیجیے اے سید بطحا کے لال
پیر پیراں میر میراں غوثِ اعظم دستگیر
غرق حیرت ہے جہاں بچپن کی خصلت دیکھ کر
احترامِ ماہِ رمضاں غوثِ اعظم دستگیر
گوہرؔ نوری پہ بھی کچھ ہو کرم کی بارشیں
اے مہ و مہرِ درخشاں غوثِ اعظم دستگیر

منقبت درِ شان امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اک حقیقت بتا گئے ہیں حسین
راہ جنت دکھا گئے ہیں حسین
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے
مر کے جینا سکھا گئے ہیں حسین
اپنے نانا کے دین کی خاطر
سر بھی اپنا کٹا گئے ہیں حسین
جو نہ مرجھائے گا قیامت تک
پھول ایسا کھلا گئے ہیں حسین
چڑھ کے نیزے پہ دس محرم کو
واہ قرآں سنا گئے ہیں حسین
ظلم کی آندھیوں میں بھی لوگو!
شمع الفت جلا گئے ہیں حسین

دشت کربلا کو خون سے اپنے
رشک گلشن بنا گئے ہیں حسین
اہل ایماں کا سر بلند رہے
اس لیے سر کٹا گئے ہیں حسین
اپنی الفت مجھے عطا کر کے
میری قسمت جگا گئے ہیں حسین
نازؔ گوہرؔ تو کر مقدر پہ
تجھ کو اپنا بنا گئے ہیں حسین

منقبت درِ شان غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جشن شہ بغداد ہم منانے آئے ہیں
سویا ہوا نصیب ہم جگانے آئے ہیں

جی وہ بھی یہاں سرکار کے مستانے آئے ہیں
فیض و کرم کی بارش میں نہانے آئے ہیں

پھیلی ہے جن کی شان کرامت کی روشنی
ان کی عنایتوں سے دل جگمگانے آئے ہیں

پل بھر میں جس نے چور کو ابدال کر دیا
دل ان کے ہی گلشن میں ہم مہکانے آئے ہیں

غوث الوریٰ نے کہہ دیا گستاخ نبی سے
فیض نبی سے ہم مردے جلانے آئے ہیں

ٹھوکر سے جس نے مردے کو بخشی حیات نو
ڈنکا اسی سلطاں کا بجانے آئے ہیں

فرمائے گا رب جانے دو ان کو بہشت میں
جتنے بھی غوث پاک کے دیوانے آئے ہیں

مریدی لاتخف کہہ کر عنایت کی سند بخشی
اس کے نام پہ سب جان و دل لٹانے آئے ہیں

جو مانگنا ہے مانگ لے غوث الوریٰ سے آج
گوہرؔ عطا کا وہ دریا بہانے آئے ہیں

منقبت درِ شان خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہر سو گونجا پھر ترانہ میرے خواجہ کا
وجد کرتا ہے مستانہ میرے خواجہ کا

سارے مستانوں کو محشر میں کام آئے گا
رحمت والا شامیانہ میرے خواجہ کا

باغ جنت کی ہوائیں جس میں آتی ہیں
یارو وہ تو ہے میخانہ میرے خواجہ کا

اس کو جنت کا دارغہ کیسے روکے گا
لے کے جائے جو پروانہ میرے خواجہ کا

دنیا بھولے گی کس طرح انا ساغر کو
چھوٹے پیالے میں بلوانا میرے خواجہ کا

پل میں گردشوں کے دن بدل ہی ڈالیں گے
ضد میں آئے گر دیوانہ میرے خواجہ کا

بوسہ دیتے ہیں فرشتے ان کے ہونٹوں کو
جو بھی پی لے اک پیماہ میرے خواجہ کا

تاجِ شاہی جس کی رفعت کا صدقہ مانگے
گوہرؔ وہ تو ہے کاشانہ میرے خواجہ کا

منقبت درِ شان
امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واصف انبیا عاشق مصطفیٰ شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا
شہر یار وفا سرور اتقیا شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

زہد و تقویٰ کے اے تاجور مرحبا، مصطفیٰ کے سپہ مرحبا
مرحبا مرحبا مرحبا شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

مظہر بوحنیفہ امام زمن، اے امام غزالی کے افکار و فن
سید الانبیا کے حسیں معجزہ، شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

ایک شامی نے یہ خواب دیکھا کہا، صحن مسجد میں کرتے ہیں شاہ ہدا
بزم اصحاب میں انتظار آپ کا، شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

اے بلال صدی اے اویس زماں، عشق کی آبرو عظمتوں کے نشاں
سر پہ ہے ضوفگن عظمتوں کی رِدا، شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

پنجتن کی نگاہوں کا تارا ہے تو، بالیقیں غوث و خواجہ کا پیارا ہے و
تیری ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ، شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

قوم و ملت پہ تونے یہ احساں کیا، امت شاہ طیبہ کو ذیشان کیا
تونے کر کے عطا دولۃ المکیہ، شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

حامی اہل سنت بتا کون ہے، ماحی شریک و بدعت بتا کون ہے
اہل حق کی زباں پہ یہ گونجی صدا، شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

تو مدبّر، مفکّر، محدّث بھی ہے، اور چودہ صدی کا مجدّد بھی ہے
گوہرؔ کل محاسن ترا ترجمہ، شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

منقبت در شان تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ

حشر میں اوج پر قسمت کا ستارہ ہوگا
جب مرے تاجِ شریعت کا نظارہ ہوگا

جن کی صورت پہ ہوئے لاکھوں مسلماں شیدا
رب کے محبوب کا وہ کتنا دُلارا ہوگا

مرشدی کون اب آپ سا جس کا شہرا
از بریلی تا نجف مصر و بخارا ہوگا

جلوۂ نورِ خدا صلِّ علیٰ کے صدقے
روز و شب مرقدِ اختر میں اُجالا ہوگا

نائبِ نورِ خدا مظہرِ غوثِ اعظم
رہنما آپ سا اب کون ہمارا ہوگا

قلبِ گوہرؔ کو ذرا دیجیے تسکین حضور
کم سے کم خواب میں بھی جلوہ دکھانا ہوگا

منقبت درِ شانِ وزارت شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دل عشّاق ہے رنگیں جلوہ خانہ وزارت کا
مناتے ہیں سدا یہ عرس سالانہ وزارت کا

پڑے ہیں فرش مایوسی پہ کہہ دو ان مریضوں سے
چلا جا ہے کھلا باب شفا خانہ وزارت کا

ابھی تک اس کے گھر آنگن میں برکت رقص کرتی ہے
ملا قسمت سے جس کو آنہ دو آنہ وزارت کا

نبی کے باغیوں کی روح تھراتی ہے سینے میں
چلا ہے رن میں جب بھی رند مستانہ وزارت کا

کرم بخشش عنایت کا عطا کا اور نوازش کا
بٹا کرتا ہے روز و شب یہ دُر درانہ وزارت کا

لرز جائے نہ کیوں صابر پیا کے نام سے نجدی
لہو میں ان کے تھا رنگ دلیرانہ وزارت کا

غلام مجتبیٰ اک پھول ہیں اس باغ رضواں کے
ہیں خود صابر پیا جس میں گل رعنا وزارت کا

یہاں گوہرؔ سے کیا کچھ اور تفصیل وزارت ہو
جدھر دیکھو نظر آتا ہے دیوانہ وزارت کا

منقبت درِ شانِ داتا شاہ وزارت حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

چلو چل کے دیکھیں روضۃ پیر طریقت کا
کہ ہے آج عرس اقدس داتا وزارت کا

خدا کے ولی عاشق مصطفیٰ ہیں یہ
بجے کیوں نہ ڈنکا ہر سو ان کی کرامت کا

شہنشاہ بغداد کا سر پہ سایہ ہے
تو فیضان جاری ہر دم ہے اعلیٰ حضرت کا

میرے مفتی اعظم کے فیض سے لوگو!
شگفتہ ہے گلشن میرے عشق و عقیدت کا

مناتے ہیں جو لوگ بھی عرس رضوانی
ہے سایہ سروں پہ سب کے اولیاء امت کا

عدوئے نبی کیوں نہ تم سے ہراساں ہو
نکالا جنازہ تونے شرو اور بدعت کا

یہاں کوثر عقیدہ مسلمان جتنے ہیں
یہاں احساں گوہر سب پہ صابر ملت کا

منقبت درِ شان مولانا صابر حسین علیہ الرحمۃ صابرِ ملت

اے دوستو وہ صابر ملت کہاں گئے
ہم سب کو ہے انہیں کی ضرورت کہاں گئے
دے کر ہماری آنکھوں کو اشکوں کی موتیاں
لے کر ہمارے دل کی مسرت کہاں گئے
رو رو پکارتے ہیں اسیران رنج و غم
اے پیکر خلوص و محبت کہاں گئے
اللہ و رسول کے احکام پر چلو
دے کر عوام کو یہ نصیحت کہاں گئے
نعتوں سے جن کے روح کو ملتا رہا سکوں
وہ عندلیب باغ رسالت کہاں گئے
کیوں مضطرب ہے گوہرؔ خوش بخت دیکھ لے
پیش نظر ہیں صابر ملت! کہاں گئے

منقبت درِ شان مفتی اسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نوری ہے ایوان مفتی اسلم کا
ملت پر احسان ہے مفتی اسلم کا

گل گلشن گلدان ہے مفتی اسلم کا
سارا چمنستان ہے مفتی اسلم کا

گستاخ سرکار سے رشتہ مت جوڑو
سن لو یہ اعلان ہے مفتی اسلم کا

انگاروں پر پھول کھلا کر دیکھلایا
کیا کامل ایمان ہے مفتی اسلم کا

حسن عقیدت کا جو سورج روشن ہے
یارو یہ فیضان ہے مفتی اسلم کا

باطل کی ہر سازش خاک آلودہ ہوئی
اٹھا جب طوفان ہے مفتی اسلم کا

بھیک جہاں سے عشق نبی کی ملتی ہے
ہاں وہ سائبان ہے مفتی اسلم کا

قطعہ

بارگاہِ مفتی اسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

محو خرام ناز وہ مئے ہوش ہو گئے
واللہ رحمتوں سے ہم آغوش ہو گئے
وہ آفتاب علم و عمل ماہ تاب عشق
باغ بہشت میں کہیں رو پوش ہو گئے

منقبت درِ شان داتا شاہ وزارت حسین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مرحبا صد مرحبا رتبہ وزارت شاہ کا
نور سے معمور ہے روضہ وزارت شاہ کا

بن گئی رشکِ چمن جو سرزمین نان پور
بالیقیں ہے دوستوں روضہ وزارت شاہ کا

نان پور کوئیلی محمد پور ہی کی بات کیا
دیکھیے ہر سمت ہے قبضہ وزارت شاہ کا

آ رہی ہے بوسہ دے کر سبز گنبد کو ہوا
پھر معطر کیوں نہ ہو کوچہ وزارت شاہ کا

سر بسر تفسیر لا خوف علیہم ہے جو دل
مومنو لاریب وہ داتا وزارت شاہ کا

شیخ نجدی کانپتا جس شیر شر نر کے خوف سے
صابر ملت وہ ہے بیٹا وزارت شاہ کا

باغ رضواں کے حسیں غنچہ جسے کہتے ہیں سب
ہیں غلام مجتبٰی پوتا وزارت شاہ کا

بندگان حق جہاں سے ہو رہے ہیں فیضیاب
شان سے جاری ہے وہ ریا وزارت شاہ کا

بطفیل مصطفٰی گوہرؔ کا ہوگا حشر میں
سائباں یارو یہی جھنڈا وزارت شاہ کا

جامعہ قادریہ سلامت رہے

وہ شہنشاہ دیں سید المرسلیں اُن کا نورانی روضہ سلامت رہے
وہ سراپا حسیں جان ہر عالمیں یعنی کعبے کا کعبہ سلامت رہے
دن منور مجلّٰی ہر اک رات ہے ہر سو پھیلی فرشتوں کی بارات ہے
سب کے لب پہ درودوں کی سوغات ہے ہاں وہ شہرِ مدینہ سلامت رہے
ابرِ جودو و سخا مسکراتا ہوا برسا ہر سمت سے جھم جھماتا ہوا
گھر میں دیوار سے جگمگاتا ہوا اُن کا نقشِ کفِ پا سلامت رہے
غنچۂ و گل کلی اور بہارِ چمن مخزنِ علم و فن شاہ بزمِ سخن
جو امانت ہے شیرِ بہار آپ کی جامعہ قادریہ سلامت رہے
ساتھ حق کے چلو راہ بد جو چھوڑ دو شریعت سے اُلجھے کمر توڑ دو
تم جو چاہو حوادث کے رُخ موڑ دو حق پہ مرنے کا جذبہ سلامت رہے
باب مفتی اعظم کا اعلان ہے پُر بہاروں سے یہ جو گلستان ہے
بالیقیں مفتی اسلم کا فیضان ہے اسلمی آستانہ سلامت رہے

علم و حکمت کا اونچا مِنارہ دیا شیرِ حق تونے حق کا نظارہ دیا
جامعہ قادریہ ادارہ دیا یہ تِرا کارنامہ سلامت رہے
جو گدائے بریلی ہے اجمیر ہے بیشۂ اعلٰی حضرت کا جو شیر ہے
جس کی ہیبت سے گمراہیت ڈھیر ہے وہ نگہباں ہمارا سلامت رہے
برکتیں مسکراتی ہیں پیہم جہاں رحمتیں حق برستی ہیں ہر دم جہاں
محوِ آرام ہیں مفتی اسلم جہاں یا خدا وہ علاقہ سلامت رہے
نجدیت کا کلیجہ ہلاتے رہو نعرہ گوہرؔ رضا کا لگاتے رہو
جن کا کھاتے ہو تم اُن کا گاتے رہو صدقۂ غوث و خواجہ سلامت رہے

منقبت در شانِ سید رفیقِ ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایسا دستر خوان رفیق ملت کا
خوش ہے ہر مہمان رفیق ملت کا

گل غنچہ گلدان رفیق ملت کا
سارا چمنستان رفیق ملت کا

یک دو دن کی بات نہیں ہے برسوں سے
جاری ہے فیضا رفیق ملت کا

دامن غوث اعظم ہم نے پایا ہے
یہ بھی ہے احسان رفیق ملت کا

ذرہ ذرہ اختر بروا ٹولہ کا
ہر دم نغمہ خوان رفیق ملت کا

سید راشد کے صدقے میں ہوتی ہے
لطف و کرم ہر آن رفیق ملت کا

محوِ خرام ناز جو ہے سنڈیلہ میں
ہے وہ بابا جان رفیق ملت کا

حسن عقیدت کی نظروں میں لگتا ہے
ہر منگتا سلطان رفیق ملت کا

غوث و رضا کا مست قلندر دیوانہ
گوہرؔ خوش الحان رفیق ملت کا

خوش نصیبہ کوثری

کیوں رہے باقی نہ چاہت خوش نصیبہ کوثری
خوش ادا تھی تیری عادت خوش نصیبہ کوثری
مضمحل و مضطرب بے چین ہیں سب سوگوار
ہائے کیوں تم نے کی عجلت خوش نصیبہ کوثری
کیا خبر تھی میرے اس احساس دل کو بھی کبھی
لے اڑے گی تیری رحلت خوش نصیبہ کوثری
ہر عزیز و نونہالان چمن کو چاہئے
تیری شفقت تیری نکہت خوش نصیبہ کوثری
قادری رضوی و نوری ہے تیرا مسلک تو پھر
ہے تری مشتاق جنت خوش نصیبہ کوثری
ہے محمد پور کی آنکھوں میں اشکوں کی قطار
یاد کر کے تیری صورت خوش نصیبہ کوثری

عالم برزخ سے بھیجو کچھ تسلی کی بہار
ہے پریشان سب کی حالت خوش نصیبہ کوثری
سارے ولیوں کا کرم ہو سارے ولیوں کی نظر
غوث اعظم کی حمایت خوش نصیبہ کوثری
غوث و خواجہ و رضا کا باطنی فیضان ہو
نور سے بھر جائے تربت خوش نصیبہ کوثری
ہے دعا گوہرؔ کی تیری روح ہو مسرور و شاد
راضی ہو رب کی مشیت خوش نصیبہ کوثری